سوال

(214) تقسیم وراثت کا ایک مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص فوت ہوااوراس کے وارثوں میں باپ، ایک بیٹی، ایک حقیقی بھائی، دوباپ کی طرف سے بھائی اورایک حقیقی بہن ہے، وارثوں میں اس کی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سارے ترکہ کے دوحصے کرلیئے جائیں گے، ان میں سے ایک حصہ بیٹی کو فرض ہونے کی وجہ سے اوردوسراباپ کو فرض وعصبہ کی بنیادپردیا جائے گا، بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ علماء کا اجماع ہے کہ باپ کی موجودگی میں بھائی وراثت سے محروم رہتے ہیں۔ اگرمیت کے ذمے قرض ہو تواسے وارثوں میں تقسیم سے قبل ترکہ سے اداکیا جائے گااورقرض کے بعدبچنے والے ترکہ کومذکورہ تقسیم کے مطابق وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا، اسی طرح میت کی طرف سے اگرکوئی ثابت شدہ شرعی وصیت ہوتواسے بھی تقسیم سے قبل پوراکرنا ہوگا، جب کہ وصیت کل ترکہ کے ایک تہائی یااس سے بھی کم سے متعلق ہوکیونکہ میت کوایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا اختیار نہیں ہے اوراگرکوئی اس سے زیادہ وصیت کرے توایک تہائی سے زیادہ پر عمل نہ ہوگا الایہ کہ مکلف ومرشدوارثوں کی رضامندی ہواوراس بات کی دلیل کہ وارثوں میں ترکہ کی تقسیم سے پہلے قرض اداکیا اوروصیت پر عمل کیا جائے، حسب ذیل ارشادباری تعالی ہے:

وصيكُمُ اللَّهُ فى أَولـٰدِكُم لِلذَّكَرِ مِثلُ حَظِّ الأُنثَيَينِ فَإِن كُنَّ نِساءً فَوقَ اثنَتَينِ فَلَهُنَّ ثُلُثا ما تَرَكَ وَإِن كانَت وٰحِدَةً فَلَهَا النِّصفُ وَلِأَبَوَيهِ لِكُلِّ وٰحِدٍ مِنهُمَا السُّدُسُ مِمّا تَرَكَ إِن كانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَم يَكُن لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَواهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كانَ لَهُ إِخوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعدِ وَصِيَّةٍ يوصى بِها أَو دَينٍ ١١ ... سورة النساء

''اللہ تعالی تمہاری اولادکے بارے میں تم کوارشادفرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔۔۔۔(اوریہ تقسیم ترکہ میت کی) وصیت (کی تعمیل) کے بعدجواس نے کی ہویاقرض کے اداہونے کے بعدجواس کے ذمہ ہوعمل میں آئے گی۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص332

محدث فتویٰ